1400 برس کی طویل تاریخ میں کبھی مسلمان اس قدر ذلت سے دوچار نہیں ہوئے، جتنے اس وقت ہیں۔ آج مسلم حکمران اپنے ملکوں میں اپنے پیارے نبی ﷺ کا عطا کردہ نظام حکومت قائم نہیں کرتے، نہ مسلم عوام اس کا مؤثر مطالبہ کرتے ہیں۔ وہ اپنے حکمرانوں سے صرف امن وامان، عزت کی روزی، عیش وآرام کے لوازمات یعنی "سعادت بھری زندگی" مانگتے ہیں؛ لیکن کسی کا کیا چارا ہے جب یہی "دنیوی واخروی سعادتیں" خود حکمرانوں کو نصیب نہیں!

ان حکمرانوں میں سے اکثر کے قلوب واذہان "توحید الٰہی وسنت نبوی" کے اس عقیدے سے معمور نہیں، جس پر اللہ کے رسول ﷺ نے ساری زندگی محنت فرما کر امت کی تشکیل فرمائی تھی۔

ان کے قوانین میں ﴿ولكم في القصاص حيوة يأولي الألباب لعلكم تتقون﴾ بالکل منع ہے۔

ان پر "عوام کی حکومت، عوام پر، عوام کے ذریعے" کا بھوت سوار کرنے کی بین الاقوامی کوششوں کا دباؤ ہے۔

ان میں سے اکثر کی معیشتیں ﴿فاذنوا بحربٍ من الله ورسوله﴾ [البقرة ٢٧٩] کے بل بوتے پر قائم ہیں۔

ان کا ﴿ وأعدوا لهم ما استطعتم من قوة﴾ [الأنفال ٦٠] پر عمل ہے نہ کچھ کرنے کا ارادہ۔

ان بیچاروں کے سروں پر New World Order کی ننگی تلوار لٹک رہی ہے۔

ان کی پارلیمنٹوں میں ﴿إن الحكم إلا لله﴾ [الأنعام ٥٧، يوسف ٤٠، ٦٧] کا مذاق اڑاتے ہوئے "قانون سازی" کی جاتی ہے۔ اور ﴿ومن لم يحكم بمآ أنزل الله فأولئك هم الكفرون﴾ [المائدة ٤٤]، ﴿ومن لم يحكم بمآ أنزل الله فأولئك هم الظلمون﴾ [٤٥]، ﴿ومن لم يحكم بمآ أنزل الله فأولئك هم الفسقون﴾ [٤٧] کا باقاعدہ، سرعام اور قومی وسرکاری سطح پر ارتکاب کیا جاتا ہے۔

یہی اس وقت کے مسلمانوں کی جملہ مشکلات اور مسائل کا منبع ہے۔ اس کے "دنیاوی نتائج" میں سے "کرپشن" اور "دہشت گردی" سے ہر ملک پریشان اور خوفزدہ ہے، ہر مسلمان ان مسائل کا شکوہ کناں ہے؛ لیکن اس اجتماعی جرم کے "اخروی نتائج" کا کسی کو احساس نہیں، جو اپنی سنگینی، شدت اور دیرپا ہونے کے لحاظ سے نقد حاصل ہونے والے نتائج سے کوئی مناسبت نہیں رکھتیں۔

"اللهم لا تجعل مصيبتنا في ديننا ولا تجعل الدنيا أكبر همنا ولا مبلغ علمنا ولا غاية رغبتنا ولا تسلط علينا من لا يرحمنا"

(ابو محمد)

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے قائدین کرام کا دورہ بلتستان

۲۷ رجب ۱۴۳۵ھ ۲۷ مئی ۲۰۱۴ء بروز منگل

قائدین مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان PK451 کی فلائٹ سے سکردو پہنچے تو V.I.P لاؤنج سے برآمد ہوتے ہی ایرپورٹ پر جمعیت اہل حدیث گلگت بلتستان کے امیر اور ناظم اعلیٰ سمیت تمام قائدین منتظر تھے، جنہوں نے محترم المقام وفد کا پرتپاک استقبال کیا۔

امامیہ آرگنائزیشن کے قائد علامہ حسن جعفری اسی جہاز میں اسلام آباد جانے کے لیے ایرپورٹ پر موجود تھے، انہوں نے امیر محترم اور ہمراہ وفد کے ساتھ ملاقات کی، جس میں امن وامان اور مذہبی رواداری کے حوالے سے اپنے نیک جذبات کا اظہار کیا اور اس سلسلے میں اپنی جماعت کی طرف سے مکمل ہم آہنگی اور خیر سگالی کا یقین دلایا۔ طے شدہ پروگرام کی وجہ سے جمعیت اہل حدیث گلگت بلتستان کی دعوت پر مرکز اسلامی سکردو میں حاضری سے قاصر ہونے پر معذرت کرتے ہوئے کہا: میں آپ لوگوں کی دعوت پر حاضر ہونے کو سعادت سمجھتا تھا، مگر موقع نہ ملا۔

مرکز اسلامی سکردو میں مہمانانِ گرامی کے اعزاز میں ظہرانہ دیا گیا، جس میں جامعہ بلتستان الاسلامیہ شگر، انجمن اہلسنت بلتستان، صوفیہ نوربخشیہ اور امامیہ نوربخشیہ کے قائدین نے بھی حسب دعوت شرکت کی۔ اور امیر محترم علامہ ساجد میر صاحب نے مختصر گفتگو میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور باہمی رواداری قائم کرنے کی ضرورت کو تاریخی اور معروضی حقائق کی روشنی میں ثابت کیا۔ جوابی بیان میں تمام نمائندہ قائدین نے مکمل تائید اور حمایت کرتے ہوئے اپنی اپنی جماعت کی طرف سے اس معاملے میں بھرپور تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

ظہرانے اور نمازِ ظہر کے بعد مہمانان گرامی نے قیلولہ کیا اور عصر کے بعد غواڑی تشریف لائے، جہاں توحید آباد میں مہمان خانہ محترم مہمانوں کے لیے چشم براہ تھا۔

۲۸ رجب ۱۴۳۵ھ ۲۸ مئی ۲۰۱۴ء بروز بدھ

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے منتخب وفد نے ''جامعہ دارالعلوم بلتستان غواڑی نیو کیمپس'' میں کلیة الحديث والدراسات الإسلامية للبنين، قسم تحفيظ القرآن الكريم، دار أرقم للأنجال اور الآثر پبلک سکول غواڑی کے کلاسوں کا معاینہ کیا۔ اس کے بعد جامع الجامعة تشریف لائے، جہاں ان کے اعزاز میں تکریمی جلسے کا انتظام

کیا گیا تھا۔ جلسے میں مذکورہ چاروں تعلیمی اداروں کے طلباء واساتذہ کے علاوہ کثیر تعداد میں عوام بھی شریک ہوئے۔

سٹیج سیکرٹری الشیخ یوسف سالک نے خیر مقدمی کلمات کے بعد حافظ احمد کوروی کو مائیک پر دعوت دی، جنہوں نے تعلیمی اداروں کی مناسبت سے ﴿وما كان المؤمنون لينفروا كآفة فلو لا نفر من كل فرقة منهم طآئفة ليتفقهوا في الدين ولينذروا قومهم إذا رجعوا إليهم لعلهم يحذرون ○﴾ کی تلاوت کے ساتھ جلسے کا آغاز کیا۔

جلسے کی صدارت '' فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن حنیف امیر جمعیت اہل حدیث گلگت بلتستان'' نے کی۔

عمار سیف اللہ طالب علم کلیۃ الحدیث نے حمد باری تعالیٰ پیش کیا:

مدد کر میری دو جہانوں کے مالک !

مصیبت میں ، میں نے ہے تجھ کو پکارا

خلیل الرحمٰن ہراس اور ہمنوا نے حاجی خلیل الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کا لکھا ہوا ''ترانۂ جامعہ'' پیش کیا:

تعریف ہے اس خدا کی جس نے جہاں بنایا — تعلیم کی راہ بتائی سبحان من یرانی

سکانِ قریہ غواڑی ، قائم مقام حواری — طالب کی خوش سرائی دارالعلومِ غواڑی

فضلِ خدا کا سایہ ، قرآن حدیث کا چشمہ — یادگار مفتی بخشیؒ دارالعلومِ غواڑی

اسلام کا نوری جھنڈا ، دارالعلوم کا پودا — سرسبز رکھ الٰہی ! دارالعلوم غواڑی

ناصر اسمٰعیل طالب علم نے ﴿واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا﴾ کے تحت ''اتفاق واتحاد کی برکات'' کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے اس آیت کا سبب نزول اور اس کا پس منظر بیان کر کے موجودہ حالات میں اتحاد واتفاق کی اہمیت قرآن مجید، حدیث شریف اور زمینی حقائق کی روشنی میں مختصراً بیان کیا۔

مولانا حافظ محمد یونس آزاد نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

آپ نے امیر محترم کی قیادت میں وفد کو بلتستان کا دورہ کرنے کی دعوت دینے پر جمعیت اہل حدیث گلگت بلتستان کے قائدین کا شکریہ ادا کیا۔ اور پرتپاک استقبال کر کے محبت کا اظہار کرنے پر خراج تحسین پیش کیا۔ بلتستان میں اس وقت قائم امن وامان پر رشک کا اظہار کرتے ہوئے ملک بھر میں ایسی ہی پر امن فضا قائم فرمانے کی دعا مانگی۔ پھر امن وامان کا اصل فارمولا بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مثالی امن وامان صرف اسی صورت میں قائم ہوسکتا ہے کہ ہم اسی منہج کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالیں جو زمین سے نہیں آیا، آسمان سے نازل ہوا ہے۔ صحابہ کرامؓ اپنی ہر حرکت وسکون میں اپنے قائد ﷺ کی نقل

اتارتے تھے۔انسان جب "لا الٰـــہ" پڑھ لیتا ہے تو وہ جس رنگ، نسل، زبان اور قوم سے تعلق رکھتا ہو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کا اعلان کرتا ہے۔اب اسی محبت کو اپنے عمل و کردار سے ثابت کرنا اس کی اولین ذمہ داری ہے۔

صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت محمد ﷺ سے ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ میرے ہاں کائنات کی ہر شے سے بڑھ کر محبوب اور عزیز ہیں، سوائے میری جان کے۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لا یـــؤمـــنُ أحـدکـم حتیٰ أکـون أحب إلیه مِن والدِه وولدِه والناس أجمعین" اس پر حضرت عمرؓ نے عرض کیا: "الآن أنت أحب إلي مِن نفسي" آپ ﷺ نے فرمایا: "الآن یا عمرُ" "اب واقعی تیرے ایمان کی تکمیل ہوگئی۔"

جب مسلمان میں اس معیار کی محبت نبوی آجائے گی تو اللہ کا دشمن اسے دیکھ کر کانپ جائے گا، لرز اٹھے گا۔آج کے مسلمان ترقی و کامرانی چاہتے ہیں۔یہ نصب العین محبت نبوی کے تقاضے پورے کیے بغیر ہرگز حاصل نہیں ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ وضو فرماتے تو صحابہ کرامؓ آپ کے مبارک جسم سے گرا ہوا پانی اپنے ہاتھوں پر اچک لیتے اور اپنے چہروں پر تبرکاً مل لیتے تھے۔آپ ﷺ کے سوال پر اصحابؓ نے اس جذبے کا اظہار کیا تو ارشاد فرمایا: واقعی بدنِ رسالت مآب ﷺ میں مطلوبہ برکت بدرجہ اتم موجود ہے، لیکن جب تک محبت کا لازمی تقاضا پورا نہیں کرو گے، اس وقت تک تمہارے دنیا اور آخرت کے مسائل حل نہیں ہوں گے۔فرمایا: "جب بات کرو تو سچ بولو۔جب وعدہ کرو تو پورا کرو۔جب امانت رکھی جائے تو دیانت داری کرو، امانت کی حفاظت کرو۔ہمسایوں سے نیک سلوک کرو۔کافر پڑوسیوں سے بھی اچھا سلوک کرو، تو میری محبت کا تقاضا پورا ہوگا۔"

ماتحتوں سے تعاون کرو گے تو امن قائم ہوگا۔﴿إنا أعطینک الکوثر○ فصل لربک وانحر○ إن شانئک هو الأبتر○﴾ یعنی: آپ اطاعت الٰہی اور عبادت الٰہی کا کام پورا کریں، دشمن صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا۔

پاکستان کا ہر مسئلہ موجودہ طلباء کے ہاتھ میں ہوگا۔جب ہم پڑھتے تھے تو ہمیں کیا پتہ تھا کہ کون کس عہدے پر پہنچے گا۔آپ دینی و دنیاوی تعلیم حاصل کریں تو آپ کا ملک آپ کے ہاتھوں بہتری کی جانب گامزن ہوگا۔اس سرزمین پر ہر گھر میں خوشی ہوگی، ہر گلی کوچے میں امن ہوگا۔طلباء اگر واقعی بلند مقام چاہتے ہیں تو لازماً اپنے قائدین، اساتذہ اور بزرگوں کا احترام کریں۔یہی رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔"من أحب سنتی فقد أحبنی، ومن أحبنی کان معی فی الجنة"

والدین، اساتذہ اور بزرگوں کا ادب و احترام کرنا رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ہے۔

امیر محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ صحت کے تقاضے کے مطابق ذرا دیر سے پہنچے جو اس محفل کے مہمان خصوصی ہیں۔

مولانا عبدالواحد عبداللہ ناظم اعلیٰ جمعیت اہل حدیث گلگت بلتستان نے ''سپاس نامہ'' پیش کرتے ہوئے امیر محترم اور رفقائے کرام کی آمد پر صوبہ گلگت بلتستان کے تمام اہل حدیثوں کی نمائندگی کرتے ہوئے سرور وانبساط اور سپاسِ شکر گزاری کے کلمات ادا کیے۔ محترم مہمانوں کا تعارف کرتے ہوئے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی قدامت، جامعیت اور دیرینہ خدمات پر مختصر روشنی ڈالی۔ صوبہ پنجاب کے قائدین کا تعارف کرتے ہوئے اس صوبے کی اہمیت بھی اجاگر کی۔

پھر ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء تأسیس سے تاحال مرحلہ وار انتظامی، تعلیمی اور تبلیغی امور پر مختصر روشنی ڈالی۔ پھر مجمع کو بتایا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کا دست تعاون بلتستان کے اہل حدیث مدارس کو ہمیشہ سے جاری رہا ہے۔

''آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس'' یہاں کے علماء کے ساتھ مادی اور معنوی معاونت کرتی رہی ہے۔ پھر 1947ء میں پاکستان قائم ہوا' تو انڈیا کے ساتھ رابطہ منقطع ہوگیا۔ اس کے بعد پاکستان میں اس کا نام ''مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان'' رکھا گیا۔ اِس وقت بھی ''جامعہ دار العلوم بلتستان غواڑی'' کی تعلیمی، دعوتی، رفاہی اور فلاحی خدمات کے پیچھے اسی تنظیم کے قائدین کی مشفقانہ سرپرستی اور مادی ومعنوی تعاون شامل حال ہے۔ اس لیے ''جمعیت اہل حدیث گلگت بلتستان'' ''مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان'' کی قیادت پر مکمل اعتماد کرتی ہے۔

آخر میں ناظم اعلیٰ جمعیت اہلحدیث گلگت بلتستان نے تمام اہل حدیثوں کو دعوت عام دی کہ جب ہمارا عقیدہ، عمل، منہج اور مقصد ایک ہے' تو آیئے تنظیم میں بھی ایکا کر کے اپنی قوت میں اضافہ کریں اور اتفاق واتحاد کی برکتیں سمیٹ لیں۔

حافظ سیف اللہ کوروی نے ''ترانہ اہل حدیث'' پیش کیا۔

رہِ توحید میں عظمت کا پہلا کارواں ہم ہیں
علم برداریِ اسلام کا عزم جواں ہم ہیں
طلوعِ دین سے ﴿ اَکۡمَلۡتُ ﴾ کا پائندہ نشاں ہم ہیں
رموزِ ﴿ اَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ ﴾ کے اندر نہاں ہم ہیں

طلحة معتبر شاه البشامي مِن طلابِ الجامعة ألقى كلمة بالعربية في ضوء آي من الكتاب الكريم منها ﴿ وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوۡلُ فَخُذُوۡهُ وَمَا نَهٰكُمۡ عَنۡهُ فَانۡتَهُوۡا﴾، ﴿وَمَا يَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰى ۝ اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡيٌ يُّوۡحٰى ۝﴾ وقال: إن اللهَ عزوجل جعلَ هذا الرسول أسوة كاملة دائمة لشعوب العالم كآفةً، لا يفلح أحدٌ إلا بالاقتداءِ بهديهِ والتمسك بسيرتهِ قال عز مِن قائلٍ: ﴿ لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِيۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ

أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُوْ اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝﴾ وجعل اتباعه دليلا وحيدًا لمحبة الخالق سبحانه وتعالىٰ قائلا ﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾ وفرض علينا طاعته مطلقا في العسر واليسرحتي ولوكان حكمُه في حق خصمِنا فقال: ﴿ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝﴾ وأمر اللهُ سبحانه وتعالىٰ أن يجعل العلماءُ والفقهاء كتابَه العزيز وسنةَ رسولِه الكريمِ أساسًا للترجيح في جميع المسائل التي اختلفتْ فيها الأئمةُ مِن العقائدِ والعبادات والمعاملات والأخلاقِ بدونِ تعصبٍ وتقليدٍ، فقال: ﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝﴾ وحذَّر اللهُ مخالفةَ أمرِه وبيّنَ وَخيمَ عاقبتِها، قال تعالىٰ: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝﴾ سيقولُ رحمةٌ للعالمين ﷺ "سحقًا سحقًا لمن غيّرَ بعدي" للذين أخذُوا ذاتَ الشمال مِن كوثرِه المباركِ، إذا قيل له :"إنكَ لا تدري ما أحدثُوا بعدَكَ"

مولانا میاں محمود عباس ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث صوبہ پنجاب

آپ نے اس دورے سے متعلق تشکر وامتنان کا اعلان کرتے ہوئے بلتستان میں اہل حدیثوں کی مثبت وتعمیری خدمات کو دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا۔قوم کے مستقبل کے معماروں (طلبہ) سے خطاب کرتے ہوئے ان کے علم وعمل میں برکت کی دعا مانگی۔فرمایا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نہ صرف برصغیر پاک وہند بلکہ اقوام عالم میں اسلافِ امت کے پیروکاروں کا لاثانی نمائندہ تنظیم ہے۔اس کا اعزاز یہ ہے کہ پاکستان کے ۹۷ فیصد دینی مدارس اسی جمعیت سے وابستہ ہیں۔ آپ کے جامعہ میں مدینہ یونیورسٹی کے فاضل اساتذہ کی بڑی تعداد کے سامنے سورج کو چراغ دکھانا چاہتا ہوں۔

حیاة الحیوان کے مطابق اللہ نے آسمان کی چھت کے نیچے اس زمین پر(۱۸۰۰۰) قسم کی مخلوقات پیدا فرما رکھی ہیں بعض مخلوقات کی تعداد انسانی شمار بلکہ اوہام سے باہر ہے۔﴿لَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ﴾ ان سب میں جو عظمت اور شان "انسان" کو عطا فرمایا ہے وہ کسی اور کو نصیب نہیں ہوا۔حالانکہ جنات زمین پر ہم سے سینئر ہیں۔اور فرشتوں کا کیا کہنا! جن کی حیات ہی تسبیح وتقدیس اور جن کی غذا ہی ذکر الٰہی ہے۔

انسان کی خصوصیت اس کا "علم" ہے، جس کے ثابت ہونے پر فرشتوں کو اقرار کرنا پڑا تھا: ﴿سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ

لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا﴾ "العلمُ نورٌ مِن الٰهي و نورُ اللّٰهِ لا يعطىٰ لعاصٍ" کوئی شبہ نہیں کہ دنیوی علوم بھی ضروری ہیں۔ لیکن "نورانی علم" تو صرف اور صرف قرآن حدیث کا علم ہے۔ فضیلت ومرتبت والا علم صرف اللہ کا قرآن اور مصطفیٰ ﷺ کا فرمان ہے۔ باقی سب "فضل" ہیں، جو روزی کمانے کا ذریعہ اور فن ہے۔

طالب علم اپنے ایک ایک منٹ کو غنیمت جانیں۔ نورانی علم کے حصول کے لیے نورانی عمل اور تقویٰ سے مزین ہونا ضروری ہے۔ اساتذہ اور بزرگوں کا ادب واحترام لازمی ہے۔ اللہ کا نورانی علم باغیوں کو نصیب نہیں ہوتا، حاصل کریں تو رسوخ نہیں ہوتا، اگر ذہانت اور خصوصی محنت سے پائیں تو مؤثر نہیں ہوتا۔ امت اسلامیہ کا مستقبل آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ حسن نیت اور حسن ادب' علم کی کمی کا ازالہ کرتے ہیں اور انسان کو بلند مرتبہ عطا کرتے ہیں۔ گستاخ بندہ اگر چہ ذہین وفطین ہو دردر کی ٹھوکریں کھاتا ہے۔ یہ مناظر ہم نے ایک دو نہیں، بے شمار دیکھے ہیں اور دیکھ رہے ہیں۔ اپنی کتابوں سے، اپنے اساتذہ سے، اپنی مادرِ علمی سے وفا کریں اس کے کاز اور علم کو بلند کریں۔ اساتذہ اور والدین کی دعائیں حاصل کریں؛ یہی توشہ زندگی ہے۔

ضیغم اسلام مولانا محمد نعیم بٹ صاحب سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

﴿وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ﴾ یہ بچھی ہوئی زمین، یہ بلندو بالا آسمان، گہرے سمندر، اونچے پہاڑ، بہتے دریا، چلتی ہوا، اڑتے پرند، چرتے چرند، لہلہاتے کھیت، جھومتے درخت، تیرتی مچھلیاں، بلوں میں گھسی چیونٹیاں، ملکوت اعلیٰ میں فرشتے سب ہمہ وقت اللہ پاک کی تعریف میں رطب اللسان رہتے ہیں۔ درود اس ہستی اقدس پر جس نے غریبی و امیری، جوانی وپیری، امن وجنگ، آس ویاس، رنج وراحت، حزن ومسرت' ہر لحہ' ہر موقع پر مکمل رہنمائی فرمائی۔ اللہ پاک اہل مجلس کو ایمان واسلام، عمل صالح، محبت وعزت، زہد وتقویٰ، آرام وسکون والی مثالی زندگیاں نصیب فرمائے۔

خصوصاً طالب علم توجہ کریں۔ طالب علم غزالیؒ سفر میں تھا، ڈاکوؤں نے قافلے کو لوٹ لیا۔ اس لڑکے سے اور کچھ نہ ملا، کتابوں کی گٹھڑی ہتھیالی۔ بیچارہ روتے ہوئے ان سے التماس کرنے لگا کہ یہ کتابیں تمہارے کچھ کام نہیں آئیں گی، میرے پاس کچھ نہیں رہے گا۔ یہ مجھے دے دیں؛ کیونکہ اسی میں میرا "علم" ہے۔ ڈاکو نے تعجب سے کہا: تم کیسے عالم ہو کہ کتاب ساتھ رہے تو عالم، وہی چھن جائے تو جاہل؟! غزالی نے اس بات سے سبق سیکھا، اپنی کتابوں کو بار بار پڑھا اور یاد کرلیا۔ اس طرح امام غزالیؒ بن گئے۔ آپ بھی علم کو یاد رکھیں، اسے دہراتے رہیں۔ ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝﴾

ابلیس لعین نے ایک دفعہ جائزہ کانفرنس بلائی۔ اپنے کارکنوں کے کارناموں کے حساب سے میرٹ لسٹ تیار کی۔ قتل،

چوری، گالی، سودخوری، چغلی، غیبت، بہتان......غرض بڑے بڑے گناہوں کا ذکر ہوا۔ آخر ایک چھوٹے شیطان نے کہا: ''مجھ سے کوئی بڑا کارنامہ نہیں ہو سکا۔ البتہ ایک طالب علم کتابوں کا بستہ اٹھائے مدرسہ جا رہا تھا۔ میں نے اسے بہلا پھسلا کر ورغلایا۔ بچہ سارا دن آوارہ پھرتا رہا۔'' ابلیس نے یہ سن کر اس شیطان کو سٹیج پر بلایا، اس کو اپنے سینے سے لگایا اور اپنے تخت پر جگہ دی۔ باقی شیطان اس انوکھے اعزاز کو دیکھ کر حیرت زدہ ہو گئے، تو ابلیس بولا: ''اس نے جو کام کرایا ہے، وہ بہت دیرپا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ بچہ کل پھر بھاگے گا، گھر اور سکول میں جھوٹے بہانے پیش کرے گا۔ بڑا ہو گا تو تم سے بڑھ کر شیطانیاں کرے گا۔ وہ ان سب جرائم کا مرتکب ہو گا جو تم میں سے ہر ایک نے کرائے ہیں۔''

عزیز طالب علمو! آپ خبردار رہیں کہ ابلیس کے کارندے آپ کو بھی بھگوڑا نہ بنائیں۔ کبھی چھٹی ناغہ نہ کرنا، جھوٹا بہانہ نہیں بنانا۔ محنت کر کے پڑھنا ہے اور بڑا آدمی بننا ہے۔ ایک مشہور مفکر لارڈ میکالے نے کہا: کوئی مجھے کائنات کی ساری دولت دے اور اس کے عوض میرا کتب خانہ مانگ لے، تو میں نہیں دوں گا۔

طالب علمو! آج کا کام کل پر مت چھوڑو۔ جہد مسلسل ہی زندگی میں کام آتا ہے۔

منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل! خیرات میں جبہ و دستار نہیں ملتے

ہم مسلک اہل حدیث کا درس دینے آئے ہیں۔ آپ کی ذمہ داری ہے کہ ہمیں سکھائیں جماعت کس طرح چلانا ہے۔ ''مَردوں'' اور ''مُردوں'' کا فرق یہی ''جہد مسلسل'' ہے۔ جس نے محنت نہ کی اس کا شمار مُردوں میں ہے۔ اہل حدیث نبی ﷺ کا کلمہ پڑھنے والے سے پیار کرتے ہیں۔ یہ مسلک زمین پر نہیں بنا، عرش بریں سے نازل ہوا ہے۔ اس کو مخلوق نے نہیں بنایا؛ خود خالق نے بنایا ہے۔ اگر ہم خالق کے بنائے ہوئے مسلک پر محنت نہ کریں، تو کل خالق کو کیا جواب دیں گے؟ آج جماعت کی خاطر جماعتی قائدین آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ اس موقع پر خوشبودار ''گلدستہ'' آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں، جس کی خوشبو نہ صرف تاحیات؛ بلکہ بعد از ممات بھی جاری رہے گی۔

غیر اللہ کی گردن پر "لا" کی تیغ چلاتا جا

ہم اہل حدیث گلاب کی پتیوں کی طرح ہیں۔ جو ہمیں مسلتا ہے، ہم جاتے جاتے اس کی انگلیوں کو بھی خوشبو میں بساتے ہیں۔ ''میرا پیغام محبت ہے، جہاں تک پہنچے''

مولانا حافظ عبدالستار حامد صاحب مفسر قرآن امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث صوبہ پنجاب

جمعیت اہل حدیث گلگت بلتستان نے کتاب وسنت کی اشاعت، علم وعرفان کے فروغ کی خاطر جو بہترین منصوبے

شروع کرر کھے ہیں، وہ رسول اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق دنیا میں عزت اور قیامت میں جنت کی ضمانت ہوں گے۔ اللہ ان کی کاوشوں اور کوششوں کو قبول ومنظور کر کے بہترین نتائج سے نوازے آمین۔

''مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان'' وطن عزیز کی قدیم ترین اور عظیم ترین تنظیم ہے۔ قیامِ پاکستان کے بعد ماہِ دسمبر ۱۹۴۸ء میں ملک بھر سے ممتاز اہل حدیث علماء وقائدین لاہور تشریف لائے، جہاں حافظ ابراہیم میر سیالکوٹی کی صدارت میں تنظیمی اجتماع منعقد ہوا۔ شرکاء میں حافظ عبداللہ روپڑیؒ، پروفیسر داؤد غزنویؒ، مولانا اسماعیل سلفیؒ، مولانا معین الدین لکھویؒ اور اپنے زمانے کے امام المحدثین حافظ محمد گوندلویؒ سمیت چیدہ چیدہ علماء کرام نے شرکت فرمائی۔ سب نے باہمی اتفاق سے نوزائیدہ ملک کے تمام اہل حدیثوں کی نمائندگی کرتے ہوئے ''مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان'' قائم فرمائی۔ آج تک ملک کے طول وعرض کے علاوہ دنیا بھر میں تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

روئے زمین پر بسنے والا ہر وہ انسان ''اہل حدیث'' ہے، جس کے مبارک ہاتھوں میں رحمان کا قرآن اور پیارے نبی ﷺ کا فرمان ہو۔ قرآن وحدیث کا پیش کردہ عقیدہ توحید یہ ہے کہ اللہ پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے سوا کوئی مطلق محبت کے لائق نہیں۔ لوگوں کو یہی بھولا ہوا سبق سکھانے اور یاددلانے کے لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث کے قائدین مختلف علاقوں کے دوروں پر نکلتے ہیں۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے قائدین نے حالات کے تقاضے کے مطابق اسی پیغام توحید وسنت کو گھر گھر پہنچانے کے لیے ''پیغام TV'' چینل شروع کر رکھا ہے۔ مسلک اہل حدیث کے بنیادی اصولوں کی تبلیغ کی کامیابی ہے کہ وہ دور چلا گیا جب وہابیوں کے آنے کی وجہ سے مسجدوں کو دھویا جاتا تھا۔ ''تحریک إخراج الوهابيين من المساجد'' ناکام ونامراد ہو کر ختم ہوگئی۔ الحمدللہ آج ملک کی ہر بستی، ہر قصبہ میں اہل حدیث کا وجود ہے۔ اگلے ماہ امیر محترم امام خانہ کعبہ فضيلة الشيخ القارى عبدالرحمن السديس حفظه الله کے ہاتھوں ''پیغام TV کی پشتو نشریات'' کا افتتاح کرا رہے ہیں، ان شاء اللہ۔ یہ چینل کوئٹہ سے نشر ہوگا۔

حضرت العلام پروفیسر سینیٹر حافظ ساجد میر صاحب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

جمعیت اہل حدیث گلگت بلتستان کے امیر، ناظم اعلیٰ، علماء، رفقاء، طلباء اور بزرگوں کا شکریہ جنہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے خادموں کا ہمیشہ کی طرح خوش دلی اور خلوص سے استقبال کیا۔ اس قدیم اور اہم خدمات کا شرف رکھنے والے جامعہ دارالعلوم بلتستان میں آمد پر ہمیں دلی خوشی ہوتی ہے۔ مولانا عبدالرشید صدیقی رحمة الله عليه کے

لیے دعا گو ہوں کہ اللہ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

اپنے عہد میں "امیر المؤمنین فی الحدیث" کا لقب یافتہ عظیم محدث وفقیہ عبداللہ بن المبارک رحمة الله عليه نے فرمایا:

"أول العلمِ النيةُ ثم الفهم ثم الحفظ ثم العمل ثم النشر"

النية: نیت میں "ایمان" مخفی ہوتا ہے، جو نیت پیدا کرنے کا محرک ہے۔ علم کی تحصیل صرف رضائے الٰہی کے لیے کی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے قیامت کا منظر دکھلاتے ہوئے لمبی حدیث ارشاد فرمائی، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ دین اسلام کی نظر میں عظیم ترین اعمال بھی نیت میں نقص کی وجہ سے رائیگاں ہو جاتے ہیں۔

ارشادِ نبوی ہے: "قیامت کے دن "تین شخص" لائے جائیں گے......" یہ تین افراد کا نہیں، تین قسم کے لوگوں کا انجام دکھایا جا رہا ہے۔

(۱) دن رات نیکی کے کاموں میں تعاون کرتے کرتے دنیا سے چلے جانے والا سخی بندہ' اللہ اس سے اپنی نعمتوں کا اقرار لے گا۔ پھر پوچھے گا: میرے بندے! تم نے ان نعمتوں کے شکرانے میں کیا کارگزاری دکھائی؟ سخی جواب دے گا: میرے مالک! میں نے تیری رضا جوئی کے لیے اپنی دولت لٹا دی۔ مساجد، مدارس، فقراء، ایتام، مجاہدین غرض ہر نیکی کے کام میں بھرپور چندہ دیا۔ اللہ فرمائے گا: تم نے جھوٹ بولا، تم نے یہ سارا صرف اس لیے کیا تھا کہ "**ليقال إنك جواد؛ فقد قيل**" پھر اسے منہ کے بل الٹا کر دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔

(۲) عالم کو لایا جائے گا۔ اللہ اس سے اپنی نعمتوں کا سوال کرے گا، وہ ان کا اعتراف کرے گا۔ پھر اللہ پوچھے گا: میرے بندے تم میری خاطر کیا عمل انجام دے کر آئے ہو؟ وہ جواب دے گا: میں نے تیری رضامندی کی خاطر علم حاصل کیا، اس کو سمجھا، اس پر عمل کیا اور دن رات قرآن کی تلاوت کی اور لوگوں کو پڑھایا۔ اللہ فرمائے گا: تم نے جھوٹ بولا تم نے یہ سارا صرف اس لیے کیا تھا کہ "**ليقال إنك قارئ؛ فقد قيل**" پھر اس کو بھی منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔

(۳) جہاد فی سبیل اللہ میں شہادت پانے والے کو لایا جائے گا۔ اس سے بھی اللہ اپنی نعمتوں کا اقرار لے گا۔ پھر پوچھے گا: تم نے رضائے الٰہی کے لیے کیا عمل انجام دیا؟ وہ بولے گا: کسی نے مال قربان کیا، کسی نے وقت۔ میں نے اپنی سب سے قیمتی چیز "جان" تیری راہ میں قربان کر دی۔ اللہ فرمائے گا: تم نے جھوٹ بولا، تم نے جنگ میں بہادری کے جوہر اس لیے دکھائے تھے کہ "**ليقال إنك جرئ؛ فقد قيل**" پھر اس کو بھی الٹا کر کے آتش دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔"

جلیل القدر صحابی حضرت عمرو بن العاصؓ عرب کے نامور مفکر و مدبر تھے۔ کافی مخالفتوں کے بعد آخر اسلام قبول

کرنے مدینہ آئے۔ بیعت کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو رسول اللہ ﷺ نے خوشی سے اپنا دست مبارک آگے بڑھایا۔ اتنے میں اس نے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹالیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں ہم نے پکڑ کر نہیں لایا، خود اپنی مرضی سے آئے ہو، آخر یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: میں بیعت کے لیے ایک شرط لگانا چاہتا ہوں۔ فرمایا: تم کیا شرط لگانا چاہتے ہو؟ عرض کیا: میں نے بہت سے گناہ کیے ہیں، دین حق کی بڑی سخت مخالفت کی ہے۔ ان تمام کی معافی کی شرط ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''أما علمتَ يا عمرو أنّ الإسلامَ يهدِمُ ما كان قبلَه وأن الهجرةَ تهدمُ ما كان قبلَها'' اس قدر عظمت والے عمل ''ہجرت'' کے بارے میں بھی ارشاد فرمایا: ''إنما الأعمالُ بالنياتِ...... فمن كانت هجرتُه إلى دنيا يصيبُها أو امرأةٍ ينكحُها فهجرتُه إلى ما هاجرَ إليه''

الفهم: حضرت علیؓ سے سوال ہوا: کیا آپ لوگوں کے پاس رسول اللہ ﷺ سے خصوصی تعلق اور قریبی رشتے کی وجہ سے کوئی خاص چیز ہے، جو عام مؤمنوں کے پاس نہ ہو؟ فرمایا: اللہ کی قسم ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔ **إلا فهما أوتيه رجل مسلم في القران** ''عمل سے پہلے فہم کی ضرورت ہوتی ہے۔ ''فہم دین'' تو ''رجل مسلم'' کو حاصل ہوتا ہے۔ مُسلِم کے معنی ہیں ''فرمان بردار''۔ فرمان برداری کی روشن ترین مثال اللہ کے بندے اور خلیل و ذبیح نے دکھائی ہے۔ ﴿فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۝﴾

الحفظ: یعنی إدمان النظر في الكتاب کوئی طالب علم سند فراغت ملنے پر یہ نہ سمجھے کہ کمال فقہ و علم حاصل ہوگیا ہے۔ بلکہ فارغ التحصیل نے تو اب علم کے راستے پر چلنا شروع کیا ہے۔ یاد رکھنے کا یقینی ذریعہ عمل ہے۔ دیکھیے! وراثت کے مسائل ہر کسی کو یاد نہیں ہوتے، وضو اور نماز کے مسائل ہر مسلمان کو یاد ہوتے ہیں؛ کیونکہ وہ ان پر روزانہ عمل کرتا ہے۔

العمل: قیامت کے امتحان میں لازمی سوالات پانچ ہیں (اگر بلا حساب و کتاب داخلہ نہ ملے) ایک لازمی سوال یہ ہے: ''ما ذا عَمِلَ فيما عَلِمَ؟'' عزیز طالب علمو! علم کی فضیلت سے ذمہ داری بڑھتی ہے۔ ﴿لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝﴾

النشر: ﴿فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۝﴾ یہ طلباء کی ذمہ داری ہے۔ ﴿وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ یہ علماء کی ذمہ داری ہے۔ ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ یہ علماء سمیت سب مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔

وقت فرصت ہے کہاں! کام ابھی باقی ہے نورِ توحید کا اتمام ابھی باقی ہے
دل میں لگا لو اس کی لو کر دے جہاں میں نشر ضو

یہی نور ہے ﴿لَقَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝﴾ "تركتكم على ملة بيضآء ليلُها كنهارِها"

مولانا عبدالرحمٰن حنیف امیر جمعیت اہل حدیث گلگت بلتستان

﴿وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝﴾ کے مطابق قائدین مرکزی جمعیت کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ﴿ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا﴾ اس مبارک درخت کے بیج ہر پیمبر نے کاشت کیے۔ آخری نبی ﷺ کے لگائے ہوئے پودے کی شاخیں پہلے مکہ سے مدینہ پہنچیں۔ علم وعمل اور دعوت وجہاد کی برکت سے درخت بڑھتا رہا، اس کی شاخیں پھیلتی رہیں۔ حتیٰ کہ کے ٹو اور ہمالیہ کی گہری وادیوں میں بھی پہنچ گئیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہمیں اسی شجرہ طیبہ کے سائے میں بسایا۔

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے سوال کیا: "کون سا درخت ہے جو مؤمن کی مثال ہے؟" حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ اس کا جواب ڈھونڈنے کے لیے لوگ جنگلی پودوں کے بارے میں سوچتے رہے، میرے ذہن میں آیا کہ یہ کھجور کا درخت ہوگا، جو سدا بہار ہوتا ہے۔ اور واقعی وہ یہی درخت تھا۔ اسی شجرہ مبارکہ کی شاخیں سیاچن کے دامن میں بھی پھیلی ہوئی ہیں۔ ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝﴾ شکرگزاری پر نعمتوں کو برکت اور دوام واستقرار حاصل ہوتا ہے اور ناشکری پر عذابِ شدید کا سامنا۔

اللہ پاک، امیر صاحب کا سایہ تادیر قائم رکھے۔ تمام انتظامیہ، اساتذہ، طلباء اور عوام ان قیمتی پند ونصائح کو اپنے قلوب واذہان میں نوٹ کرلیں، عمل سے اس کو پختہ کریں۔ یہی عقیدہ توحید کا بیج ہے۔

ہم "مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان" کا حصہ ہیں۔ امیر محترم کی قیادت پر جمعیت اہل حدیث گلگت بلتستان کو مکمل اعتماد ہے۔ ہمیں امید ہے کہ مرکزی قائدین اپنی قائدانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ہمیں قیمتی نصیحتوں اور اپنے وسیع تجربات کی روشنی میں مفید آراء وتجاویز سے نوازتے رہیں گے۔ ان کی آمد اور سفر کی مشقت برداشت کرنا اسی کلمے کے رشتے کے حوالے سے ہے۔ **"پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ"**

آخر میں امیر محترم اور مخلص رفقائے کار کی تشریف آوری پر اور مشفقانہ سرپرستی پر ہم دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت میں بھی اسی طرح اکٹھا فرمائے۔ آمین

۲۹ رجب ۱۴۳۵ھ ۲۹ مئی ۲۰۱۴ء بروز بدھ

"عظمتِ اسلام کانفرنس" بلغار بلتستان (پہلی نشست)

معهد السنة بلغار کے سامنے پولوگراؤنڈ میں شامیانے کے سائبان اور قناتوں سے سجے ہوئے جلسہ گاہ میں ہر مسلک و مذہب کے مقامی لوگ موجود تھے۔ اور تلاوت کلام پاک کے بعد جلسے کی پہلی نشست سے فضیلۃ الشیخ محمد شریف بلغاری اور مولانا بدر شاہین کے بعد نوجوان مقرر الشیخ عبداللہ غفوری "اصلاح معاشرہ" کے جامع عنوان پر خطاب کر رہے تھے۔ آپ مقامی معاشرے میں جاری فتنوں سگریٹ، نسوار جیسے مضر صحت منشیات، موبائل اور میڈیا کے غلط استعمال کا تذکرہ کر کے سامعین کو تنبیہ کر رہے تھے۔

امیر محترم اور رفقاء کرام کی تشریف آوری پر خیر مقدمی کلمات پیش کیے۔ غواڑی سے طلباء جامعہ اور یوگو و کریس سے عوام بھی شرکت کے لیے آ رہے تھے۔ بلغار پل پر بڑی گاڑیوں کے رک جانے کی وجہ سے طلباء اور عوام جلسہ گاہ کی طرف پیدل چل رہے تھے۔

الشیخ محمد شریف بلغاری نے مہمانان گرامی قدر کی آمد پر "خوش آمدید" کہا اور اہلیانِ علاقہ کی جانب سے تمام مہمانان، علماء، طلباء، جلسہ گاہ میں موجود حضرات اور پس پردہ ہمہ تن گوش خواتین سب کا شکریہ ادا کیا۔

"عظمت اسلام کانفرنس" دوسری نشست

مولانا عبدالرحمٰن حنیف امیر جمعیت اہل حدیث گلگت بلتستان کی صدارت میں شروع ہوئی۔ مہمان خصوصی مولانا محمد ابراہیم علی خطیب نائب امیر تھے۔

سٹیج سیکرٹری جناب زکریا نذیر صاحب کی دعوت پر جامعہ دار العلوم بلتستان غواڑی کے طالب علم حافظ عبدالعزیز نے سورۃ البقرۃ کی آخری آیات کی تلاوت سے جلسے کا باقاعدہ آغاز کیا۔

عثمان غنی بلغاری نے حمد باری تعالیٰ پیش کی۔

نظاروں میں، بہاروں میں جھلکتی ہے ادا تیری ستاروں میں چمکتی ہے مرے مولا! ضیا تیری

الشیخ یوسف سالک مدیر مالیات جامعہ دار العلوم بلتستان نے "سنت کی اہمیت اور فرضیت" پر مدلل تقریر کی۔

﴿قل إن كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله ويغفر لكم ذنوبكم والله غفور رحيم ○﴾ آپ کا خطاب

چار نکات پر مشتمل تھا:

(۱) قرآن وحدیث کی رو سے سنت نبوی کی اہمیت اور مقام (۲) سنت کو اختیار کرنے کی فرضیت (۳) سنت کی پیروی کرنے کے دنیوی واخروی فوائد (۴) سنت کی مخالفت کے دنیوی واخروی وعید اور نقصانات

آپ نے اپنی معروضات میں آیات کریمہ، احادیث صحیحہ، اقوال صحابہؓ اور آثار سلفؒ وخلفؒ جامع اور مختصر انداز میں پیش کر کے اپنا مضمون مکمل کیا۔

الشیخ سیف اللہ نذیر نے ترانہ اہل حدیث پیش کیا:

رہ توحید میں عظمت کا پہلا کارواں ہم ہیں — علم برداری اسلام کا عزم جواں ہم ہیں

الشیخ ثناء اللہ عبد الرحیم مدیر تعلیم جامعہ دار العلوم بلتستان غواڑی

آپ نے ''واقعہ اسراء ومعراج'' کو موضوع سخن بنایا۔ ''اسراء'' اور ''معراج'' کے مفہوم کی وضاحت کی۔ اس کا پس منظر بیان کیا۔ پھر اس واقعے پر اجمالی روشنی ڈالی۔ پھر ''تحفہ معراج'' یعنی نماز کی پابندی کی تلقین کی۔ اس واقعے میں سے زبان کی حفاظت نہ کرکے غیبت، چغلی، توہین اور گالی وغیرہ کے مرتکبین کو ملنے والی سزا کی نشاندہی کی۔

آپ نے بتایا کہ تاریخ معراج میں دس اقوال ہیں، اور راجح قول ۲۷ ربیع الاول ۱۲ نبوی ہے۔ اور یہی اختلاف واضح ترین دلیل ہے کہ اس واقعے کی آڑ میں صحابہؓ، اہل بیتؓ، تابعینؒ اور خیر امت نے کوئی رسم اختیار نہیں کی۔ آخر میں اس عظیم الشان واقعے کی حکمت اور فوائد مختصراً بیان کیے۔

خلیل الرحمٰن ہراس متعلم جامعہ دار العلوم بلتستان نے بلتی نظم پیش کی۔

گو لا دینی علم پو زیر بو خشا ان — دو بی جوک لا عمل بیو سانگ ژھوھا ان
عمل کن بیا لا نیت ستزانگ ما رگوس پن — ریا زیر بی شرک پو فانگ ما رگوس پن
شرک پو فانگ سے توں ظلم عظیم ان — دی قول پو قول لقمانِ حکیمؒ ان

الشیخ محمد ابراہیم علی الخطیب نائب امیر جمعیت اہل حدیث گلگت بلتستان

﴿ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم ویتخذھا ھزوا اولئک لھم عذاب مھین ۝﴾ عبد اللہ بن مسعودؓ، جابر بن عبد اللہؓ، عکرمہؒ سمیت عظیم مفسرین نے ﴿لھو الحدیث﴾ کا معنی

''آلات موسیقی'' بیان کیا ہے۔ ایمان کے عظیم رکن ''حیا'' کوختم کر کے معاشرے کومختلف کبیرہ گناہوں میں مبتلا کرنے کا سبب بننے والے آلات اور ناچ گانے کی حرمت، اس پر ثابت شدہ وعید اور دنیاوی نقصانات پر مختصر اور جامع خطاب کیا۔

ثاقب اسلم نے نظم پیش کی:

اب سب کی زبانوں پر باتیں ہیں صحابہؓ کی | ہر مؤمن کے دل میں یادیں ہیں صحابہؓ کی
سب مسجد نبوی میں ، گھر میں بھی مسلمان ہیں | یوں حضوری عبادت میں راتیں ہیں صحابہؓ کی

واعظ شیریں بیاں مولانا محمد یونس آزاد نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

﴿اهدنا الصراط المستقيم ۝﴾ انسان ہزاروں جسمانی امراض میں مبتلا ہو، اسے روزِ قیامت نجات مل سکتی ہے۔ لیکن شرک جیسے ایک بھی روحانی مرض میں مبتلا ہو، اسے نجات نہیں مل سکتی۔ اس وقت کا المیہ یہ ہے کہ ہر کوئی اپنی رائے، اپنے عقیدے پرمست ہے۔ اس میں غلطی کا امکان ماننے کے لیے تیار ہی نہیں۔ ہر مسلمان روزانہ ہر نماز میں اور نماز کی ہر رکعت میں اللہ سے ''صراط مستقیم'' کی دعا مانگتا ہے۔ یہ صراط مستقیم کیا ہے؟ ﴿ألم أعهد إليكم يا بني آدم ألا تعبدوا الشيطٰن إنه لكم عدو مبين ۝ وأن اعبدوني هذا صراط مستقيم ۝﴾ شیطان کی پرستش، اس کی تابعداری گمراہی ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کا نمائندہ وفد بھی صرف ''صراط مستقیم'' پر چلنے اور اسی پر ثابت قدم رہنے کی پکار بلند کرنے آیا ہے۔

مولانا محمد نعیم بٹ سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان وممبر علماء کونسل صوبہ پنجاب

﴿إن الدين عند اللهِ الإسلام﴾ دین اسلام کی سب سے بڑی عظمت یہ ہے کہ اسے رب العزت نے پسند فرمایا ہے۔ جس طرح اللہ پاک کے ہم پلہ کوئی رب نہیں، اسی طرح اسلام کے ہم پلہ کوئی دین نہیں۔ ہر ذی شعور اسی چیز کے لیے محنت کرتا ہے، جس سے اس کو دنیا وآخرت میں فائدہ ہو۔ ﴿ربنا اٰتنا في الدنيا حسنة وفي الأخرة حسنة وقنا عذاب النار ۝﴾ اسلام پناہ گزین کو گھر دیتا ہے، بے سہارا کو سہارا دیتا ہے، چور کو چوکیدار بناتا ہے، رہزن کو رہبر بناتا ہے، بدمعاش کو نیک اور شریف کو شرافت کا پیکر بناتا ہے۔

"جلسہ عظمت اسلام" تیسری نشست

نمازظہر کے بعد سارے سامعین پنڈال میں جم کر بیٹھ گئے، تو امیر محترم پروفیسر سینیٹر حافظ ساجد میر صاحب سٹیج پر جلوہ افروز ہوئے۔ معلوم ہوا کہ آپ مسجد امامیہ اثنا عشریہ غواڑی اور پھر كلية الدراسات الإسلامية للبنات میں خطاب سے فارغ ہو کر تشریف لائے ہیں۔ حاضرین مجلس نے ان کا نعروں کے ساتھ پرتپاک استقبال کیا۔ اور آپ کی صدارت میں جلسہ شروع ہوا۔

حافظ عمران یوسف نے تلاوت کی: ﴿إنما يخشى اللهَ مِن عبادِهِ العلمٰٓؤُا إن اللهَ عزيز غفور ○﴾

حافظ عبدالسلام کریسی فاضل جامعہ دارالعلوم نے مسلک اہل حدیث کی ترجمان نظم پیش کی:

اللہ کی تعریف و ثنا کرتے رہیں گے — ہم مدحتِ محبوب خدا ﷺ کرتے رہیں گے

اقوالِ نبی ﷺ پھول ہیں، بدعات ہیں کانٹے — ہم پھول کو کانٹوں سے جدا کرتے رہیں گے

آلِ نبی ﷺ، اولادِ علیؓ کے ہیں جو دشمن — ہم ان کی ہدایت کی دعا کرتے رہیں گے

فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن حنیف امیر جمعیت اہل حدیث گلگت بلتستان

آپ نے "اتفاق واتحاد" کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے ﴿واعتصموا بحبل اللهِ جميعا ولا تفرقوا﴾ کی وضاحت کی۔ فرمایا: سب مسلمان "کلمہ توحید" پر متفق ہیں۔ توحید کا معنی ہے "ایک کرنا" یہ مختلف رنگ ونسل، علاقائی وقبائلی فرق اور تعصب کو مٹا کر بنی نوع انسان کو "ایک" کرنے والا ہے۔ حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ "حبل اللّٰہ" سے مراد قرآن مجید ہے۔ پھر اس قرآن مجید کی عملی تفسیر نبوی "حدیث شریف" ہے۔ مسلمان جب تک ان دونوں سے مکمل رہنمائی لیتے رہے "اتفاق واتحاد" کی نعمت سے مالا مال رہے۔ جب اسی اصول میں نقب لگا، تو فرقہ بندی نے فروغ پائی اور انتشار وافتراق پھیل گیا۔ آج بھی ہمیں انہی اصولوں کی روشنی میں دوبارہ اتفاق واتحاد قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ یہی برکات کا دروازہ ہے اور فتوحات کا ذریعہ بھی۔

الحاج میاں محمود عباس صاحب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث صوبہ پنجاب

ملت اسلامیہ سلفیہ کے قائد کی زیر قیادت وفد کی آمد کا مقصد صرف یہ ہے: "إخراجُ العبادِ من عبادةِ العبادِ إلى عبادةِ ربِّ العبادِ" یہی مشن "اعلائے کلمة الله" ہے، یہی کتاب وسنت ہے، یہی غلبہ اسلام کا مشن ہے۔

زمین وآسمان کی جملہ مخلوقات میں انسان کو اشرف واعلیٰ مقام حاصل ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ التین میں چار قسمیں اور بعض مفسرین کے بقول پانچ قسمیں کھا کر (لقد میں لام اور قد دوتاکیدوں کا اجتماع قسم کے برابر ہے۔) ﴿لقد خلقنا الإنسان في أحسن تقويم ۝﴾ میں انسان کی رفعت شان بیان فرمائی۔ پھر ﴿ثم رددنه أسفل سافلين ۝﴾ میں دوسری انتہا کا تذکرہ کیا۔ یعنی انسان خود اپنے سیرت وکردار سے دوحصوں میں بٹ گیا۔ پھر فاضل مقرر نے اعلیٰ قسم کے اوصاف میں سے عاجزی اور فروتنی کا بیان فرمایا۔ ﴿وعباد الرحمن الذين يمشون على الأرض هونا وإذا خاطبهم الجٰهلون قالوا سلاما ۝﴾

مفسر قرآن پروفیسر حافظ عبدالستار حامد امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب

﴿إنما كان قول المؤمنين إذا دعوآ إلى الله ورسولهٖ أن يقولوا سمعنا وأطعنا وأولٰئک هم المفلحون ۝﴾ اس موقع پر ﴿سمعنا﴾ کا اعلان کرنا آسان ہے، ﴿أطعنا﴾ ذرا مشکل۔

رسول اللہ ﷺ کا مبارک نام لے کر فرمایا: تمام حاضرین درود شریف پڑھیں۔

کفر کی ظلمت جس نے مٹائی | دین کی دولت جس نے لٹائی
لہرایا توحید کا پرچم | صلی اللہ علیہ وسلم
وہم کی ہر زنجیر کو توڑا | رشتہ ایک خدا سے جوڑا
شرک کی محفل کر دی برہم | صلی اللہ علیہ وسلم
جس پہ تصدق وحی الٰہی | کنکریاں دیں جس کی گواہی
جس کا تفوق سب پہ مسلم | صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ ! اللہ ! شانِ معظم | صلی اللہ علیہ وسلم

﴿أطعنا﴾ کا عملی ثبوت اور مظہر دیکھ لیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ مسجد نبوی میں تشریف لاتے ہوئے فرمان مصطفیٰ ﷺ سنتے ہیں: "اجلسوا" تو دروازے پر ہی بیٹھ جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا: دروازے پر کیوں بیٹھے ہو؟ عرض کیا: آقا! آپ کا حکم سنا تو میں نے جہاں سنا وہیں بیٹھ گیا۔ ایک قدم آگے پیچھے جانا گوارا نہیں ہوا۔ (حالانکہ یہ حکم کسی اور سے تھا۔)

مسجد نبوی شریف میں دورانِ نماز وحی نازل ہوئی: ﴿فولِّ وجھَکَ شطر المسجدِ الحرام﴾ آپ ﷺ نے دورانِ نماز اپنا رخ تبدیل فرمایا۔ مسجد قبلتین اور مسجد قبا میں بھی ''تحویل قبلہ'' کی خبر دورانِ نماز پہنچی، تو فوراً سارے نمازیوں نے اپنا رخ مسجد اقصیٰ سے مسجد الحرام کی طرف پھیر لیا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ پاک نے یہ حکم نماز کے دوران ہی کیوں نازل فرمایا؟ اس کا جواب یہ دیا: ﴿وما جعلنا القبلة التی کنت علیها إلا لنعلم من یتبع الرسول مِمن ینقلب علی عقبیه﴾ پانچویں صوبہ والو! ہم بھی اسی ''سمع وطاعت'' کا جذبہ ابھارنے کے لیے صوبہ صوبہ پھر رہے ہیں۔

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی

الشیخ محمد شریف بلغاری نے امیر محترم کی خدمت میں بلغار کے نوجوان شاعر (محمود احمد مفکر) کا ہدیہ عقیدت پیش کیا۔ پوری نظم التراث کے آخری صفحے پر ملاحظہ فرمائیں۔

زمانہ میرے قائد کا ثنا خواں زبانِ خلق پہ اقرار بھی ہے
وہ رکن و ممبر ایوانِ بالا محبِّ احمدِ مختار ﷺ بھی ہے
قدوم سے ان کے روشن ذرہ ذرہ یگو بھی، غواڑی بھی، بلغار بھی ہے

صاحبِ صدارت امیر محترم علامہ پروفیسر سینیٹر حافظ ساجد میر صاحب
امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

﴿یٰٓأیها الناس قد جآء تکم موعظة مِن ربکم وشفآء لما فی الصدور وهدی ورحمة للمؤمنین ○ قل بفضل اللّٰهِ وبرحمتهٖ فبذٰلک فلیفرحوا هو خیر مِما یجمعون ○﴾ اسی عظیم دین پر ہمیں خوش اور مطمئن رہنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو اذان غور سے سن کر یہ دعا بھی پڑھے، اللہ پاک اس کے گناہ معاف فرما دے گا: ''رضیت باللّٰهِ ربا وبالإسلام دینا وبمحمد رسولا''

عظمت اسلام کا پہلا پہلو: دین اسلام کی حقانیت ہے۔ ﴿إن الدین عند الله الإسلام﴾ پھر اس بیان میں مزید تاکید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿ومن یبتغِ غیر الإسلامِ دینًا فلن یقبلَ منه وهو فی الأخرة من الخٰسرین ○﴾

عظمت اسلام کا دوسرا پہلو: دین اسلام کی جامعیت ہے۔ ﴿الیوم أکملت لکم دینکم وأتممت علیکم

نعمتی ورضیت لکم الإسلام دینا﴾ یہ دین انسان کی پیدائش سے لے کر موت تک اور موت سے لے کر قیامت تک اور قیامِ قیامت سے آگے ابد الآباد تک انسان کی مکمل، جامع، ہمہ گیر رہنمائی کرتا ہے۔اس کے معیار پر پورا اترنے والوں کو بشارت دیتا، مخالفت کرنے والوں کو ان کے بدترین انجام سے آگاہ کرتا ہے۔

عظمت اسلام کا تیسرا پہلو: اس کی بنیاد عظیم قرآن ہے۔﴿إنا نحن نزلنا الذکر وإنا له لحفظون○﴾ دنیا میں کوئی بھی کتاب ایسی نہیں جو رب العالمین کی ضمانت کے ساتھ حرف بحرف محفوظ ہو۔اس قدر ضخیم کوئی بھی کتاب پورے اہتمام سے زبانی یاد نہیں رکھی جاتی۔ یہ کتاب ہے:﴿فی صدور الذین اوتوا العلم﴾ کوئی بھی کتاب ایسی نہیں جس کو اس کے قارئین اس کثرت سے پڑھتے ہوں۔ کتاب کتنی ہی دلچسپ کیوں نہ ہو آدمی اسے ایک دوبار پڑھتا ہے، پھر الماری میں رکھ دیتا ہے۔"قرآن" کے معنی ہی "بار بار بکثرت پڑھی جانے والی چیز" ہیں۔اور یہ اسم بامسمیٰ ہے۔اس کی فصاحت، بلاغت اور تاثیر سے مرعوب ہو کر کفارِ قریش چھپ چھپ کر سننے آتے تھے۔

اس کلام کی تاثیر نے انسانی دلوں کو مسخر کر لیا۔اس سے واقف ہونے والا شخص ذرا سا بھی منصف مزاج ہو تو وہ اس کی عظمت کو تسلیم کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت طفیل دوسیؓ کے قبول اسلام کے واقعات سے کون واقف نہیں! حضرت ابوبکر صدیقؓ ایک دفعہ کافروں سے تنگ آ کر ہجرت پر نکل پڑے۔ابن الدغنہ سے ملا تو وہ بولا: تمہارے جیسے لوگوں کے رہنے سے شہر میں برکت آتی ہے۔اس نے سردارانِ قریش سے بات کی تو وہ اس شرط پر انہیں برداشت کرنے پر آمادہ ہو گئے کہ وہ گھر میں بھی تلاوت جہراً نہ کیا کریں۔کیونکہ ان کے بقول "کمزور ذہن کے لوگ" اس سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ عتبہ سردارِ قریش اپنی قوم کے سرداروں سے بھاری مینڈیٹ لے کر آیا اور پیش کش کی: آپ بادشاہت، دھن ودولت، پسند کی شادی، جو کچھ چاہیں ہم فراہم کر دیں گے، ہر خواہش کی تکمیل کی راہ ہموار کر دیں گے۔بس اس دین کی دعوت چھوڑ دیں۔ محمد ﷺ نے اسے سورہ سجدہ کی آیات سنائیں تو بے ساختہ بول اٹھا:"إنّه لأمرٌ عظیمٌ"

درحقیقت "اعلیٰ ذہنیت کے اور صاف نیت لوگ" ہی اس سے متاثر ہو گئے۔اس عظیم دین نے اصحاب کرامؓ اور اسلاف عظامؒ کی زندگیوں میں زبردست انقلاب برپا کیا۔دہشت گردوں کو امن پسند بنایا۔منتشر لوگوں کو متحد کر دیا۔اور اس اتحاد کے بل پر اقوام عالم کا کردار، دنیائے انسانیت کی تاریخ اور کرہ ارض کا جغرافیہ تبدیل کر دیا۔یہ عظیم انقلابی کردار عظمتِ اسلام کا بیّن ثبوت ہے۔اسلام اپنے پیروکاروں کو اخلاق کا اس قدر پیکر بناتا ہے کہ کافر مسلمان کے حسن اخلاق سے متاثر ہو کر کہنے لگیں:"امتی کے اخلاق یہ ہیں، تو اس کے نبی کے اخلاق کیسے ہوں گے؟!"

عظمت اسلام کا چوتھا پہلو: اس عظیم قرآن کی تفسیر نبوی بھی موجود ہے۔یعنی "حدیث شریف" اور یہ دین اسلام کی وہ عظمت ہے، جس کے آگے تمام ادیانِ عالم سرنگوں ہیں۔ دنیا کے کسی بھی سابقہ دین وملت والوں کے پاس اپنے نبی کی سیرت، اس کی عملی زندگی متصل سند کے ساتھ موجود نہیں۔ یہ شرف صرف اور صرف دین اسلام کو حاصل ہے کہ ملت اسلامیہ کے پاس اپنے نبی ﷺ کی تیئس سالہ دور نبوت کی عبادات، پیش کردہ عقائد، وعظ ونصیحت، سیاسی زندگی، معاشی مسائل، گھریلو زندگی، معاشرتی زندگی اور امن وجنگ، دعوت ومصالحت حتیٰ کہ "قضائے حاجت" تک کے بارے میں واضح تعلیمات متصل سند کے ساتھ موجود اور محفوظ ہیں۔ نامور مستشرقین نے اس حقیقت کا برملا اعتراف کیا ہے۔

فرانس کے ڈاکٹر موریس بوکائی نے مثالیں دے کر ثابت کر دیا ہے کہ بائبل کی کئی باتیں تاریخی حقائق اور سائنسی تحقیقات کی روشنی میں غلط ثابت ہو چکی ہیں؛ لیکن قرآن کی کوئی بھی آیت ابھی تک غلط ثابت نہیں ہوئی ہے۔ بعد میں نوائے وقت میں پڑھا کہ یہ فرانسیسی ڈاکٹر مسلمان ہو گیا ہے۔اس نے انٹرویو میں شاہ فیصلؒ کی تلقین پر عربی سیکھ کر قرآن کا مطالعہ کرنے کا ذکر کیا۔جس سے اس کے ذہن میں کوئی خلجان باقی نہ رہا۔

ایک مشہور پاپ سنگر۔ نے اسی قرآن کی تاثیر سے مسلمان ہو کر اپنا نام "یوسف اسلام" اختیار کیا۔ دین اسلام کا مبلغ ہے۔کہتا ہے کہ میرا Sir name اسلام ہے جو میرے دین کی پہچان ہے۔اور یوسف اس لیے اختیار کیا کہ قرآن کی سورہ یوسف نے مجھے مسلمان بنایا۔اس نے اسلام کی تبلیغ اور مسلمانوں کی خدمت کے لیے Muslim Hands کے نام سے NGO قائم کر رکھی ہے۔

امیر محترم نے ان مثالوں کی روشنی میں زور دے کر فرمایا کہ مسلمان حالات کے تقاضوں کا ادراک کر کے عصری علوم بھی سیکھ لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے خواندہ قیدیوں کو بچوں کی تعلیم وتدریس کے عوض رہائی دے دی۔ یقیناً کافر قیدی مسلمان بچے کو قرآن تو نہیں پڑھائے گا۔ حضرت زید بن ثابتؓ کو یہودیوں کی زبان سیکھنے کا حکم دیا۔اعلیٰ سرکاری مناصب پر دیندار افراد پہنچیں تو بڑے بڑے ایوانوں میں اسلام کا سفیر بنے گا، اس کی بات میں وزن ہوگی۔کم از کم مسلمانوں کو فائدہ تو ضرور پہنچے گا۔

مشہور مفکر جارج برنارڈ شا نے کہا: جب میں اسلام کا مطالعہ کرتا ہوں تو ڈرنے لگتا ہوں کہ یہ عظیم اور جامع دین دیگر ادیانِ عالم کو ختم کر دے گا۔ پھر جب میری نظر مسلمانوں پر پڑتی ہے، تو مطمئن ہو جاتا ہوں۔ کیونکہ اسلام کو پڑھ کر جو شخص مسلمان ہو جائے، مسلمانوں کو دیکھ کر وہ اس دین سے متنفر ہو جائے گا۔

مفتی جمعیت اہل حدیث گلگت بلتستان مولانا بلال احمد بلغاری

امیر محترم کی زیر قیادت وفد کا شکریہ اور اس جلسے میں بھرپور شرکت پر جذبات مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اپنی طالب علمی کے زمانے میں مرکزی قائدین کی مشفقانہ سرپرستی کے یادگار بعض واقعات سنائے۔ قائدین جمعیت سے بار بار اس طرح کے دوروں پر تشریف لانے کی اپیل کی۔ جلسے کی انتظامیہ، معاونین اور جملہ شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور دعائے خیر کے ساتھ عصر کے وقت جلسہ برخاست کیا۔

''جلسہ عظمت قرآن بمقام یوگو''

نماز مغرب پر جامع مسجد اہل حدیث یوگو میں مقامی افراد جمع تھے۔ الشیخ آصف اقبال شریفی نے اہلیان موضع یوگو کی طرف سے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

ثمامہ عبداللہ طالب علم مدرسہ ابی بکر الصدیق ؓ یوگو نے قرآن مجید کی تلاوت سے جلسے کا آغاز کیا۔

فخر پنجاب الحاج میاں محمود عباس صاحب

بلتستان میں پھیلا ہوا یہ نیٹ ورک کتاب وسنت کی تعلیم وترویج میں مینارہ نور ہے۔ آپ نے ''سیرت نبوی'' کے چند گوشوں پر مختصر لیکن گرانقدر نکات خود خالق رسالت مآب ﷺ کے الفاظ یعنی ''قرآن مجید'' کی روشنی میں پیش کیے۔

عبادت وریاضت: ﴿يٰـأيها المزمل ○ قم الليل إلا قليلا ○ نصفهٗ أو انقص منه قليلا ○ أو زد عليه ورتل القران ترتيلا ○﴾

دعوت وتبلیغ: ﴿يٰأيها المدثر ○ قم فأنذر ○ وربک فکبر ○﴾

یقین وثبات: ﴿يٰسٓ ○ والقران الحكيم ○ إنک لمن المرسلين ○ علىٰ صراط مستقيم ○﴾

اخلاق وسلوک: ﴿نٓ والقلم وما يسطرون ○ مآ أنت بنعمة ربک بمجنون ○ وإن لک لأجرا غير ممنون ○ وإنک لعلىٰ خلق عظيم ○﴾

رحمدلی وہمدردی: ﴿ومآ أرسلنک إلا رحمةً للعٰلمين ○﴾، ﴿فبما رحمةٍ من اللهِ لِنتَ لهم﴾

انجام بخیر: ﴿والضحىٰ ○ والليل إذا سجىٰ ○ ما ودعک ربک وما قلىٰ ○ وللاٰخرة

خیرٌ لک مِن الأولیٰ ○ ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ ○﴾،﴿إنا فتحنا لک فتحا مبینا ○﴾

رفعتِ شان: ﴿ألم نشرح لک صدرک ○ ووضعنا عنک وزرک ○ الذی أنقض ظھرک ○ ورفعنا لک ذکرک ○﴾

اجرائے سلسہ: ﴿یاأیھا النبی إنا أرسلنک شاھدا ومبشرا ونذیرا ○ وداعیا إلی اللہِ بإذنہٖ وسراجا منیرا ○﴾

اللہ پاک نے اپنے حبیب ﷺ کو سورج، چاند نہیں فرمایا؛ ''روشن چراغ'' بنایا۔ حالانکہ اول الذکر اشیاء کی روشنی چراغ سے کہیں زیادہ ہے۔ لیکن حکمت الٰہی۔ واللہ اعلم۔ یہ نظر آتی ہے کہ ''چراغ'' سے اور چراغ جلائے جاسکتے ہیں، اور جلائے جاتے ہیں۔ دیے سے دیا جلتا ہے۔ لیکن سورج کی تمازت سے اور کوئی سورج بن نہیں سکتا۔ چودھویں رات کی حسین چاندنی سے کسی اور کو روشن نہیں کیا جاسکتا۔ اس ﴿سراجاً منیرًا﴾ سے، اس روشن چراغ سے جو ملتا ہے، خود بھی ''چراغ'' بن جاتا ہے۔ اس ''روشن چراغ'' سے ابوبکرؓ ملا تو ''صدیق'' بن گیا۔ عمرؓ ملا تو ''فاروقؓ'' بن گیا۔ خالدؓ ملا تو ''سیف اللہ'' بن گیا۔ بلالؓ ملا تو ''مؤذن نبوی'' بن گیا۔ جو بھی انسان عقیدت سے ملا ''صحابی'' بن گیا۔ اور جو آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی سنت سے ملا، ''وہابی'' بن گیا۔

شیر اسلام جناب پروفیسر عبدالستار حامد صاحب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث صوبہ پنجاب

عن أبی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ : "سبعۃٌ یظلُّھم اللہُ فی ظلہٖ یومَ لا ظلَّ إلا ظلُّہ : إمام عادلٌ وشابٌّ نشأ فی عبادۃ ربہٖ ورجلٌ قلبہ معلق بالمسجد......'' آپ نے مسجد میں نوجوانوں کی کثرتِ تعداد پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں اولیت دی۔

فرمایا: جوانو! بچپنا چند سالہ دور تھا، جوانی بھی چند سالہ ہے۔ اسی میں انسان اپنے آپ کو سنوارتا یا بگاڑتا ہے۔ قیامت کے دن انسان رب العالمین کے سامنے سے قدم ہلا ہی نہ سکے گا، جب تک ''لازمی سوالوں'' کا جواب نہیں دیتا۔

ایک سوال یہ بھی ہے: "وعن شبابہٖ فیمَ أفناہ'' ''اپنی جوانی کن کاموں میں ختم کرڈالی؟'' بوڑھے والدین کے پیر دباتے رہے یا ان بیچاروں کے گلے؟ صحیح بخاری میں ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ عبادت شعار، تہجد گزار ولی کو ماں کی بددعا سے ذلیل وخوار بھی کردیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ماں باپ کی اجازت کے بغیر ''جہاد'' جیسا افضل عمل بھی ممنوع قرار دیا ہے۔ تم نے